تعلق باللہ

☆ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یَاأَیُّھَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحاً فَمُلَاقِیْه{الانشقاق:۷}

ترجمہ : اے انسان !تُو اپنے رب کی طرف پورا زور لگا کر جانے والا ہے(اور)پھر اُس سے ملنے والا ہے۔

☆حضرت ابو درداء ؓبیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”حضرت دائود علیہ السلام یوں دعا مانگا کرتے تھے۔اے میرے اللہ !میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں۔اور اُن لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں۔اور اُس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔اے میرے خدا !ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان ،اپنے اہل وعیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔“

(ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید)

☆سیدناحضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت لکھتے ہیں کہ حضرت امام حسینؓ صاحب نے ایک دفعہ سوال کیا کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔حضرت علیؓ نے فرمایا۔ہاں۔حضرت امام حسینؓ نے اس پر بڑا تعجب کیا او رکہا کہ ایک دل میں دو محبتیں کس طرح جمع ہو سکتی ہیں۔پھر حضرت امام حسینؓ نے کہا کہ وقت مقابلہ پر آپ کس سے محبت کریں گے۔فرمایا اللہ سے۔غرض انقطاع اُن کے دلوں میں مخفی ہوتا ہے اور وقت پر ان کی محبت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے رہ جاتی ہے۔مولوی عبد الطیف صاحب نے عجیب نمونہ انقطاع کا دکھلایا۔جب اُنہیں گرفتار کرنے آئے تو لوگوں نے کہا کہ آپ گھر سے ہو آویں۔آپ نے فرمایا کہ میرا اُن سے کیا تعلق ہے۔خدا تعالیٰ سے میرا تعلق ہے سو اُس کا حکم آن پہنچا ہے۔میں جاتا ہوں۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۴)

☆مزید آپؑ فرماتے ہیں :

"مَیں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خداتعالیٰ سے سچا تعلق۔ حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو، تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری رُوح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۰۸)

☆آپؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں کہ

کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اُس سے ہیں جُدا

☆حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اللہ تعالی کے فضل کو جذب کرنے کے لئے سب سے پہلا کام اُس کے آگے جھکنا،اُس کی عبادت کرنااُس کی طرف توجہ کرنا ہے،اور یہ تعلق جوڑنے کے لئے سب سے اہم بات جو آپ نے کرنی ہے اور جس کے کرنے کی کوشش کرنی چاہئے وہ اپنی عبادتوں کی طرف توجہ اور اپنی نمازوں کی حفاظت ہے اور اس کے بغیر ناممکن ہے کہ خداتعالی سے تعلق جوڑا جاسکے۔یہی نمازوں کی حفاظت ہے جو آپ میں اور آپ کے بیوی بچوں میں اللہ تعالی سے تعلق جوڑنے کا باعث بنے گی۔"

(خطبات مسرور جلد چہارم صفحہ ۲۳۳)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انفاق فی سبیل اللہ۔1

□

(البقرہ:196)

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں (اپنے تئیں)ہلاکت میں نہ ڈالو۔اور احسان کرو یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد

☆حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہماسے مروی ہے:

نبی کریم ﷺ نیکی میں سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں بہت ہی سخاوت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ رمضان گزر جاتاتو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپؐ کے پاس آتے اور آپؐ کو قرآن سناتے۔ پس جب جبریلؑ آپؐ سے ملتے تو آپؐ نیکی میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے۔

(صحیح البخاری کتاب الصوم)

☆ایک روایت میں آتا ہے :

آپؐ رمضان میں قیدی کو آزاد کردیتے اور ہر سائل کا سوال پورا فرماتے۔

(شعب الایمان للبیہقی)

☆اسی طرح ایک اَور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”رمضان کے مہینہ میں خرچ کرنے میں بخل نہ کیا کرو بلکہ اپنے نان و نفقہ پر بھی خوشی سے خرچ کیا کروکیونکہ اس مہینہ میں تمہارے اپنے نان و نفقہ کا ثواب بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے برابر ہے۔

(جامع الصغیر)

☆رمضان کے متعلق ایک حدیث میں آتاہے کہ:

یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں مؤمن کا رزق بڑھایا جاتا ہے اور نفلی صدقہ کرنے والے کو فرض کے برابر ثواب ملتا ہے اور فرض زکوٰۃ ادا کرنے والے کو ستّر فرض ادا کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(بیہقی)

☆حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سب سے افضل اور بہترین صدقہ وہ ہے جو رمضان میں خیرات کیا جائے۔

(ترمذی)

☆حضرت مصلح موعود(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)فرماتے ہیں:

رسول کریم رمضان کے دنوں میں بہت کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔احادیث میں آتا ہے کہ رمضان کے دنوں میں آپ تیز چلنے والی آندھی کی طرح صدقہ کیا کرتے تھے اور درحقیقت یہ قومی ترقی کا ایک بہت بڑا گُر ہے کہ انسان اپنی چیزوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔تمام قسم کی تباہیاں اُس وقت آتی ہیں جب کسی قوم کے افراد میں یہ احساس پیدا ہوجائے کہ اُن کی چیزیں اُنہی کی ہیں دوسروں کا اُن میں کوئی حق نہیں...دنیا کے نظام کی بنیاد اس اَصل پر ہے کہ میری چیز دوسرا استعمال کرے اور رمضان اس کی عادت ڈالتا ہے۔" (تفسیر کبیر جلد2صفحہ375-376)

☆پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"پس رمضان کی برکات سے فیضیاب ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی ایک ذریعہ ہے۔اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔اموال کی قربانی بھی تزکیۂ نفس کے لئے ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ رمضان کی برکتوں کو سمیٹنے والے ہوں اور ہمارے روزے حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کے لئے ہوں اور پھر یہ برکتیں ہمیشہ ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں۔جو کمزوریاں ہیں اس رمضان میں دور کریں۔دوبارہ کبھی پیدا نہ ہوں۔اور ہمیشہ اللہ کی بخشش اور رحمت اور پیار کی چادر میں لپٹے رہیں۔"

(خطباتِ مسرور جلد3 صفحہ603)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انفاق فی سبیل اللہ-2

□

(البقرہ:196)

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں (اپنے تیئں) ہلاکت میں نہ ڈالو۔اور احسان کرو یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد

☆رمضان کا مقصد ہی خدا کے غضب سے دور ہونا ہے۔صدقہ دے کر اس غضب سے دور رہنے کی رفتار میں تیزی آسکتی ہے۔صدقہ کے بارے میں آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے:

صدقہ خدا کے غضب کو دور کرتا ہے۔

(ترمذی)

☆رمضان میں صدقہ کی ایک شکل صَدَقَۃُ الْفِطْر کی ہے۔جس کے متعلق حدیث میں آتا ہے:

رمضان کی نیکیاں اور عبادات آسمان اور زمین کے درمیان مُعَلَّق ہوجاتی ہیں۔انہیں فطرانہ ہی آسمان پر لے کر جاتا ہے.

(کنز العمال)

گویا صَدَقَۃُ الْفِطْر رمضان کی نیکیوں اور عبادات کی قبولیت کا باعث بنتا ہے۔اِسی لئے اِسے جلد سے جلد ادا کرنے کا حکم ہے تا وقت پر غرباء اور مستحقین تک پہنچ جائے اور وہ بھی عید کی خوشیوں میں شامل ہو سکیں۔رمضان المبارک سے فدیہ کی ادائیگی کا بھی گہرا تعلق ہے۔ویسے تو یہ وہ لوگ ادا کرتے ہیں جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تا ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ نے فرمایا ہے کہ صاحبِ استطاعت روزہ رکھنے کی صورت میں بھی ادا کریں۔رمضان میں خواتین اپنے زیورات پر زکوۃ کی ادائیگی کی طرف بھی متوجہ ہوتی ہیں۔دوسری مختلف مالی تحریکات

میں بھی قربانی کی جا سکتی ہے، تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے علاوہ مریم شادی فنڈ میں عطیات دے کر بھی خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنا جا سکتا ہے۔اسی طرح نادار مریضان اور مستحق طلبہ کی مدّات ہیں۔

☆اسی طرح ایک اَور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”رمضان کے مہینہ میں خرچ کرنے میں بخل نہ کیا کرو بلکہ اپنے نان و نفقہ پر بھی خوشی سے خرچ کیا کروکیونکہ اس مہینہ میں تمہارے اپنے نان و نفقہ کا ثواب بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے برابر ہے۔

(جامع الصغیر)

☆رمضان کے متعلق ایک حدیث میں آتاہے کہ:

یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں مؤمن کا رزق بڑھایا جاتا ہے اور نفلی صدقہ کرنے والے کو فرض کے برابر ثواب ملتا ہے اور فرض زکوٰۃ ادا کرنے والے کو ستّر فرض ادا کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(بیہقی)

☆حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سب سے افضل اور بہترین صدقہ وہ ہے جو رمضان میں خیرات کیا جائے۔

(ترمذی)

☆حضرت مصلح موعود(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)فرماتے ہیں:

”رسول کریم رمضان کے دنوں میں بہت کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔احادیث میں آتا ہے کہ رمضان کے دنوں میں آپ تیز چلنے والی آندھی کی طرح صدقہ کیا کرتے تھے اور درحقیقت یہ قومی ترقی کا ایک بہت بڑا گُر ہے کہ انسان اپنی چیزوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔تمام قسم کی تباہیاں اُس وقت آتی ہیں جب کسی قوم کے افراد میں یہ احساس پیدا ہوجائے کہ اُن کی چیزیں اُنہی کی ہیں دوسروں کااُن میں کوئی حق نہیں...دنیا کے نظام کی بنیاد اس اَصل پر ہے کہ میری چیزدوسرا استعمال کرے اور رمضان اس کی عادت ڈالتا ہے۔“

(تفسیر کبیر جلد2صفحہ375-376)

☆پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیزفرماتے ہیں:

” آج کل کے زمانے میں جب انسان کی ضروریات بھی بڑھ گئی ہیں ،قسم ہا قسم کی ایجادات کی وجہ سے انسانی ترجیحات اور خواہشات بھی مختلف ہو چکی ہیں۔ان حالات میں مالی قربانیاں یقیناً بہت اہمیت کی حامل ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے کے ساتھ مالی قربانیوں کی اس زمانے میں ویسے بھی بہت زیادہ اہمیت ہے۔یقیناً یہ نفسوں کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے اس لئے اس طرف بھی توجہ دیں۔یہ قربانیاں آپ کی اور آپ کی نسلوں کی دنیا وآخرت سنوارنے کی ضمانت ہیں۔پس ہمیشہ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ مالی قربانی اُس کے اپنے فائدے کے لئے ہے۔“

(خطباتِ مسرور جلد 4صفحہ 237)